بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۳ | ۱۲ ماہ شہادت ۱۳۲۴ ہش | ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ | ۱۲ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۸۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ٹیلیفون کی خرابی کے باعث کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی سید احمد علی صاحب مولوی فاضل کو مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بسلسلہ تبلیغ اور نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی قمر الدین صاحب اور مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو تربیتی دورہ کے لئے بھیجا گیا ہے ÷

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

دُنیا کی قابلِ رحم حالت اور ہمارا فرض

(از اسسٹنٹ ایڈیٹر)

دنیا اس وقت خوفناک مصائب اور تکالیف میں مبتلا ہے۔ ایسی تکالیف کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ اسے ایسی مصائب و مشکلات سے دوچار نہ ہونا پڑا تھا۔ جنگ نے ایسی آفت بپا کر رکھی ہے۔ کہ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ یورپ کے قریباً سب اور ایشیاء کے بھی کئی ممالک ایسے ہیں۔ جہاں انسانی جانوں اور جائدادوں پر خوفناک تباہی آئی ہے۔ انسانی خون کبھی اتنا ارزاں نہ ہوا تھا۔ جتنا آج ہے۔ جس بے دردی اور بے باکی کے ساتھ تہذیب و تمدن کی دعویدار اقوام آج ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہی ہیں۔ اس کی مثال درندوں میں بھی نہیں ملتی۔ معصوم بچے۔ کمزور اور بے کس عورتیں لنگڑے۔ لولے۔ اپاہج بستر مرگ پر پڑے ہوئے مریض۔ مویشی۔ چرند۔ پرند۔ غرضیکہ کوئی مخلوق ایسی نہیں۔ جو آج اشرف المخلوق کی اندھا دھند تباہ کاری کی زد سے باہر ہو۔ تباہی ہی تباہی اور بربادی ہی بربادی تمام عالم پر چھائی ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ کا عذاب پوری شدت کے ساتھ بھڑک رہا ہے۔ جہنم کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ وہ دیار و امصار جو دنیا پر جنت کی مثال سمجھے جاتے تھے۔ جہاں ہر قسم کے عیش اور ہر قسم کے آرام و آسائش کے سامانوں کی فراوانی تھی جہاں دولت کے انبار تھے جہاں دن رات خوشی کے شادیانے بجتے تھے۔ جہاں سے ہر وقت قہقہے بلند ہوتے اور مسرت و شادمانی کے ترانے سنائی دیتے تھے۔ وہاں آج جا کے دیکھئے تو یتیموں کے آنسوؤں۔ بیواؤں کی آہوں۔ بموں اور گولوں سے ماؤف اعضاء والے اپاہج اور لولے لنگڑے انسانوں مفلس و قلاش۔ بھوکے۔ ننگے اور مصیبت کے مارے ہوئے مردوں اور عورتوں کے سوا کچھ نظر نہ آئیگا۔ آہ جہاں عالیشان محلات۔ خوبصورت قصر۔ مصفیٰ سڑکیں۔ تاریخی اور قابل یادگار عمارتیں۔ فردوس نظر باغات پارکیں اور تفریح گاہیں تھیں۔ جنہیں دیکھ کر قلب انسانی فرحت و تسکین حاصل کرتا تھا۔ آج وہاں خاک اڑ رہی ہے اور کھنڈرات کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا۔

یہ تو ہوا ان ممالک کا حال جو براہ راست جنگ کی لپیٹ میں آ چکے ہیں۔ اور جو بظاہر جنگ سے باہر ہیں وہ قحط زلازل اور مختلف وباؤں کا شکار ہو رہے ہیں۔ تفاصیل میں جانے کی گنجائش نہیں۔ کون ہے جسے اس دردناک مصیبت کا علم نہیں۔ جو گزشتہ سال بنگال پر آئی۔ مختصر یہ ہے کہ نسل انسانی اسوقت ایسی مصیبت اور تکلیف میں مبتلا ہے۔ کہ اس پر رحم آتا ہے۔ اور ایک دردمند دل اس پر بے چین ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا÷

دنیا کے مدبر اس بات کی فکر میں ہیں۔ کہ آئندہ دنیا پر ایسا وقت کبھی نہ آ سکے۔ وہ پھر ایسی ہلاکت کا شکار نہ ہونے پائے۔ اور اس کے لئے بہترین دماغی استعدادیں صرف کی جا رہی ہیں۔ کہ نظام عالم کا ایک ایسا ڈھانچہ تیار کر لیا جائے۔ کہ پھر نوع انسان ان مصائب سے محفوظ رہ سکے۔ ایسی تجاویز کرنے والے اپنی عقل اور اپنی تدابیر پر بھروسہ رکھتے ہوئے یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ وہ اپنی کوششوں میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن ایک قوم ہے غریب۔ کمزور۔ بظاہر دنیا کی نظروں میں گری ہوئی۔ اور جو دنیا کی زبردست طاقتوں کے نزدیک درخور اعتنا بھی نہیں جو بظاہر گہری سیاستدانی سے محروم اور حکمرانی کی مصلحتوں سے ناآشنا ہے۔ وہ جانتی اور علیٰ وجہ البصیرۃ جانتی ہے۔ کہ دنیا کے مدبر اپنی کوششوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ دنیا کی اس بیماری کا علاج ان کے اختیار میں نہیں۔ وہ لاکھ عقلیں دوڑائیں اور ہزار مغز ماریں دنیا کے لئے امن اور مستقل امن کا انتظام نہیں کر سکتے دنیا میں مستقل امن کے قیام کا صحیح راستہ کیا ہے۔ اور نوع انسانی کا ہر طبقہ سکھ چین کی زندگی کیونکر بسر کر سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا صحیح جواب صرف جماعت احمدیہ ہی دے سکتی ہے۔ اس راز کو قرآن کریم کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی ظاہر فرمایا ہے۔ اور دُنیا کے سیاسیین مفکرین۔ مدبرین اور عوام کو اس سے آگاہ کرنا اس جماعت کا فرض ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں اپنے آپکو دیا۔ اور آپ کے کام کی تکمیل کا بیڑا اٹھایا۔ اور وہ وقت اب بالکل قریب ہے۔ کہ جب جماعت احمدیہ کو اس سلسلہ میں اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے اور جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرما چکے ہیں۔ ہمارے لئے وہ وقت۔ جسے جنگی اصطلاح میں zero hour کہا جاتا ہے بالکل قریب ہے۔ اس کے آنے پر ہمیں اپنی جدوجہد کو انتہا تک پہنچانا اور دنیا میں چاروں طرف تبلیغ کے کام کو پورے زور کے ساتھ وسیع کرنا ہو گا۔ اور اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی خواہ وہ کسی حال میں اور کسی جگہ ہو۔ ہر وقت اس بات کو پیش نظر رکھے۔ اور اسکے لئے ہر رنگ میں تیاری کرتا رہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے۔ کہ جہاں اس نے ہم پر ایک عظیم ذمہ واری ڈالدی۔ وہاں ہمیں ایک ایسا امام بھی عطا فرما دیا۔ جو اسکے قرب کے مقام پر فائز اور اسکے نور سے روشنی حاصل کرتا۔ اور ہمیں ایک معین راہ پر چلنے کی ہدایت فرماتا ہے۔ ہمیں خیال آرائیوں کی ضرورت نہیں۔ کسی ذہنی کشمکش اور تردد میں مبتلا ہونے کی حاجت نہیں۔ ہم محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس الجھن میں پڑنے سے محفوظ ہیں۔ کہ کیا کریں۔ اور کس طرح کریں یا کیا کریں اور کیا نہ کریں۔ ہمارا کام صرف یہ ہے کہ ہمارا مقدس امام اور خدا تعالیٰ کا محبوب ہمارے لئے جو راستہ معین کرے۔ اس پر دیانتداری اور خلوص قلب کے ساتھ گامزن ہوں۔ اور اس سے ہرگز ہرگز اِدھر اُدھر نہ ہوں۔ ہم سے وہ جس قربانی کا

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی خیر و عافیت کیلئے درخواست دعا

قادیان ۱۱ اپریل۔ آج شب ٹیلیفون کی خرابی کی وجہ سے سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ آج صبح یہ اطلاع ملی تھی۔ کہ درجہ حرارت ۹۹.۵ ہے۔ اور عام حالت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب اور خواتین صحت و عافیت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

جماعت کی آمدنی بڑھانے کا طریق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز المصلح الموعود نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر فرمایا:۔ دوستوں نے آمد بڑھانے کے متعلق عام طور پر اظہار خیالات کر لیا ہے۔ اس میں بعض اچھی تجویزیں بھی ہیں۔ اور بعض ایسی بھی ہیں۔ جو در حقیقت نئی نہیں۔ ان کا زیادہ تر تعلق نظارت بیت المال سے ہے۔ نئی تجاویز میں سے دو ایسی ہیں۔ جو در حقیقت میری ہی پیش کردہ ہیں۔ یعنی ہندوستان میں تاجروں کی تنظیم۔ اور پراویڈنٹ فنڈ کا جمع کرنا۔ تاجروں کی تنظیم کے متعلق میں نے ایک خطبہ میں تفصیلی طور پر توجہ دلائی تھی۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ تاجروں کی جماعت پر میرے اس خطبہ کا اتنا اثر نہیں ہوا جتنا اثر میرے خطبات کا عام طور پر جماعت پر ہوا کرتا ہے۔ اب تک اس تنظیم کے ماتحت صرف ۱۵۰ تاجروں نے اپنے نام لکھوائے ہیں۔ حالانکہ جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہماری جماعت میں ہزار دو ہزار سے کم تاجر نہیں ہیں۔ اور پھر نام لکھوانے والوں نے بھی جس رنگ میں دلچسپی لی ہے۔ وہ اور بھی کم ہے۔ اس غرض کے لئے جماعت کے تاجروں میں جو چندہ کی تحریک کی گئی تھی۔ اس میں صرف ایک دوست چودھری شاہنواز صاحب آگرہ نے ایک ہزار روپیہ دیا ہے۔ اور کسی نے ایک پیسہ بھی نہیں دیا۔ حالانکہ میں نے بتایا تھا۔ کہ تنظیم کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ہمارے آدمی باہر پھریں۔ تاجروں سے خط و کتابت کریں۔ اور انہیں منظم کرنے کی کوشش کریں۔ اب تک پانچ چھ سو روپیہ ہمارا خرچ ہو چکا ہے۔ اور ابھی بہت کچھ خرچ ہوگا۔ اس محکمہ کو قائم ہوتے ابھی صرف تین چار ماہ ہوتے ہیں اور چونکہ یہ محکمہ صرف تاجروں کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ جس طبقہ کو عام طور پر اس سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ وہ اس کی طرف توجہ نہ کرے۔

میں تاجر پیشہ احباب کو حضور ایدہ اللہ کا یہ ارشاد پہنچا کر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ غفلت کو دور کرکے اپنے آپ کو جلد سے جلد منظم کرنے کی کوشش کریں۔ اور عملی طور پر بھی اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے اپنا فرض ادا کریں۔ خواجہ عبدالکریم بی اے سیکرٹری تجارت

مجلس مذہب و سائنس کے زیر اہتمام دوسرا لیکچر

مجلس مذہب و سائنس کے زیر اہتمام اس سے قبل "دنیا کی موجودہ تحریکیں" کے موضوع پر جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے ایک مفید لیکچر دے چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں دوسری تقریر صاحبزادہ حضرت میرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے آکسن پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کی "مذہب اور اشتراکیت" کے عنوان پر ہوگی۔ انشاء اللہ یہ تقریر مورخہ ۱۲ شہادت ۱۳۲۴ہش ۱۲ اپریل ۱۹۴۵ء کو ہونے والی تھی لیکن آپ کی ناسازئ طبع کے باعث اب ۱۹ شہادت ۱۳۲۴ہش ۱۹ اپریل ۱۹۴۵ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ امید ہے کہ دوست مقررہ تاریخ پر بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر ممنون فرمائینگے۔ انشاء اللہ حسب سابق لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی کیا جائیگا۔ نائب سیکرٹری مجلس مذہب و سائنس

نظام نو کا تیسرا ایڈیشن

احباب کے شدید تقاضے کی بناء پر نظام نو اردو کا تیسرا ایڈیشن شائع کیا گیا ہے جسکی تعداد صرف ایک ہزار ہے۔ دوست جلد از جلد اسے حاصل کرنیکی کوشش کریں۔ تاکہ ختم ہو جانے پر حسب سابق ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ (انچارج تحریک جدید)

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) والدہ صاحبہ خلیفہ صلاح الدین صاحب دہلی (۲) اہلیہ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم و مغفور (ذیابیطس اور پٹھوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (۲) خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب بیمار اور امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ (۳) سید نذیر احمد شاہ صاحب سکنہ جھنگ کی والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۴) ملک مولا بخش صاحب قادیان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۵) بابو سراج الدین صاحب امرتسری خود بیمار اور ان کے لڑکے پر ایک جھوٹا مقدمہ دائر ہے۔ (۶) جمیل احمد صاحب رشید امتحان میں کامیابی کے خواہاں ہیں۔ (۷) مرزا معظم بیگ صاحب گلگت اپنے لڑکے مرزا مبارک بیگ صاحب کی محاذ جنگ سے بخیریت واپسی کے خواہاں ہیں۔ (۸) بشارت احمد صاحب نوشہرہ چھاؤنی بعض مشکلات میں ہیں۔ (۹) مولوی احمد علی صاحب قادیان محاذ جنگ پر ہیں۔ (۱۰) علی محمد صاحب کرڈ اپلی اڑیسہ نرینہ اولاد کے خواہاں ہیں۔ اور جماعت کرڈ اپلی کی ترقی کے خواہاں ہیں۔ (۱۱) سید نذیر احمد شاہ صاحب کھرڑ ضلع انبالہ کی ہمشیرہ امۃ السلام بیگم صاحبہ عرصہ سے بعض مشکلات میں ہیں (۱۲) منشی امیر محمد صاحب ہیڈ کلرک دفتر منیجر الفضل کو کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ (۱۳) ملک عبدالرحیم صاحب اوورسیر نوشہرہ بیمار ہیں۔ (۱۴) بابو نذیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا کریں۔

دعائے مغفرت (۱) میرے خانو علم الدین صاحب موٹر ڈرائیور راولپنڈی کو موٹر کے حادثہ سے راولپنڈی ملٹری ہسپتال میں فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی اور موصی تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ اور ہم پسماندگان کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ صبر جمیل دے۔ اہلیہ علم الدین صاحب مرحوم وارالرحمت قادیان۔ (۲) ملک بشیر احمد صاحب پائلٹ افسر کو سرکاری طور پر اطلاع ملی ہے۔ کہ ان کے بڑے بھائی عراق میں ۱۱ کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ مرزا عبدالرؤف دار الفضل میڈیکل ہال قادیان۔

قومی ترقی اور کامیابی کا گُر ——— التبلیغ

"حقیقت یہ ہے کہ قوم اس وقت تبلیغ میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ جب وہ اپنے گھروں سے اسطرح نکل کھڑی ہو جس طرح بارش کے بعد زمین میں سے کیڑے کوڑے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں"۔ اگر آپ تبلیغ کے ذریعہ جماعت کو کامیاب کرنا چاہتے ہیں تو خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام کثرت کے ساتھ تبلیغ کیلئے ایام وقف کریں۔ کہ یہی ترقی و کامیابی کا گُر ہے۔ برکات احمد نائب مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ

آئندہ امتحان

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام آئندہ امتحان انشاء اللہ ۴ ۵ احسان (جون) کو ہوگا جس کیلئے حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ کی تحریک "الانذار بالعقوبۃ" مقرر ہے۔ قیمت فی نسخہ ۶ اور محصول ڈاک ۱ ہے۔ ابھی سے کتاب حاصل کرکے تیاری شروع فرمائیں۔ اور امیدواران امتحان کی فہرستیں دفتر مرکزیہ کو بھجوادیں۔ خاکسار مشتاق احمد مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

پتہ مطلوب ہے

صلاح الدین صاحب (ولد حاجی کریم بخش صاحب مرحوم) چک ۱۴۱ نمبر ۲ ڈاکخانہ ڈبرانوالہ تحصیل ریاست بہاولپور کو ایک رجسٹری چٹھی بھجوائی گئی تھی جو واپس آگئی ہے کہ وہ فوج میں ملازم ہو گئے ہیں۔ دفتر ہذا کو ان کے ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو ایڈریس سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

پروگرام دورہ انسپکٹر تعلیم و تربیت

	جماعت	تواریخ
۱	مونگ وکھکھلاں	۱۲ تا ۱۴ اپریل
۲	فیروز والہ	۱۵ تا ۱۶ "
۳	میانی ہری ناناں	۱۷ تا ۱۸ "
۴	رعیہ	۱۹ تا ۲۰ "
۵	ستلوہ پٹیالہ	۲۱ تا ۲۵ "
۶	مروڑی	۲۶ تا ۲۸ "

(ناظر تعلیم و تربیت)

تلاشِ حق

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

چار آدمی حق و حقیقت کی تلاش میں نکلے چلتے چلتے انہوں نے ایک نہایت خوبصورت گنبد دیکھا (عالم) جس میں ایک دروازہ تھا مگر دروازہ اندر سے بند تھا۔ سب نے کہا کہ اسکے اندر کوئی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مکان ہے۔ پھر بند ہے۔ اور اندر سے بند ہے۔ پہلا بولا کہ بس مجھے اتنا ہی کافی ہے۔ کہ اس کا بنانے والا کوئی ہونا چاہیئے۔ مگر چونکہ یہ بند ہے۔ اب کون مصیبت اٹھا کر اس کی مزید حقیقت معلوم کرے۔ جانے بھی دو کہ وہ کون ہے اور کیسا ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔ یہ شخص عامی تھا۔ دوسرے نے کہا کہ نہیں ہمیں کچھ اور زیادہ معلوم کرنا چاہیئے اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ کنڈی ہلائی۔ کواڑوں پہ اپنی عقل کے ٹکّے چلائے۔ آخر میں بے ادبی سے کچھ ٹھوکریں بھی ماریں پھر کہنے لگا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی ترکیب سے خود بخود اندر سے کنڈی لگ گئی ہے یہاں کوئی نہیں ہے۔ یہ گنبد یونہی اور اسی طرح کا بنا بنایا ہے۔ اگر کوئی اندر ہوتا تو ضرور بولتا یا کنڈی کھولتا۔ چلو وقت ضائع نہ کرو۔ یہ کہہ کر چلا گیا۔ یہ شخص فلسفی دہریہ تھا۔ تیسرا بولا میں پیچھا نہیں چھوڑونگا۔ کیونکہ وہ سائنس دان تھا۔ اس نے علم کا کلہاڑا اور سائنس کے اوزار لے کر دروازہ توڑ ڈالا۔ اندر دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا۔ مگر مکان بہت اعلےٰ اور نقش و نگار سے آراستہ تھا۔ کہنے لگا شائد کوئی لطیف وجود ہو۔ پھر اس نے اپنے ہتھوڑوں اور اوزاروں سے سارا مکان گرا دیا۔ اور ایک ایک ٹکڑے کو پیس کوٹ کر ذروں میں تبدیل کر دیا۔ جو (molecules) کی شکل میں تھے مگر پھر بھی کچھ نہ نکلا۔ اس پر اس نے مزید طاقتوں اور قوتوں کا استعمال کر کے ان ذرات کو توڑ کر ایٹم (atoms) بنا دیا مگر پھر بھی کچھ نہ نکلا۔ پھر ایٹموں کو توڑ کر الیکٹران بنا دیئے۔ مگر پھر بھی بنانے والا اسے نظر نہ آیا۔ آخر الیکٹران کو توڑا پھوڑا تو وہ بجلی بنکر عدم یا فضائے بسیط میں غائب ہو گئے یا شاید فرضی ایتھر کا روپ اختیار کر گئے۔ غرض یہ کہ سائنس دان خالی ہاتھ رہ گیا۔ اور اس سے آگے اس کا عمل نہ چل سکا۔ گویا اپنی رائے اور علم کے زور سے آخر تک پہنچ گیا۔ اور ہاتھ مل کر کہنے لگا۔ کہ ممکن ہے کوئی خاص طاقت ہو۔ مگر مجھے پتہ نہیں چلتا۔ غالباً تو یہ سارا معاملہ مادہ کی کارستانی اور مادہ کے خواص کا ہے۔ اور بس۔ چنانچہ وہ بھی دہریت کے خیالات لے کر وہاں سے روانہ ہوا۔ چوتھا شخص جو کھڑا ہوا ان سب کی حرکات اور باتوں کو متاسف ہو کر دیکھ رہا تھا۔ آخر میں اس کی باری آئی۔ جب وہ اکیلا رہ گیا۔ تو بولا کہ یہ سب اندھے معلوم ہوتے ہیں۔ وہ پہلا سادہ لوح تھا۔ وہ دوسرا احمق تھا۔ بے ادب اور یہ تیسرا عقلمند کوتہ اندیش۔ جب اس نے الیکٹران کو توڑا تھا۔ تو اس میں جو باقاعدہ چکر اور گردش موجود تھی۔ وہ کون دے رہا تھا؟ مادہ تو بے شعور چیز ہے۔ تو پھر اتنی لطیف اور منظم گردشیں۔ اتنے چکر۔ اتنی ربوبیت۔ اتنے عجیب خواص اور فوائد اور اتنی بے نظیر حکمتیں مادہ میں کہاں سے آگئیں؟ حکمت بغیر حکیم کے صنعت بغیر صانع کے۔ حرکت بغیر متحرک کے علمی راز بغیر علم کے کیونکر پیدا ہو گئے؟ ناممکن ہے۔ کہ یہ سارا کام بغیر کسی ارادہ اور بغیر کسی مشیت کے ہو۔ پس اے خالق! اے رب! اے حکیم! اے صاحب ارادہ وجود! اے صاحب علم و قدرت ہستی تو کہاں ہے؟ اگر ہے تو مجھ طالب اور متلاشی حق کو اپنا چہرہ دکھا۔ اور میرے لئے ظاہر ہو۔ یہ نبی تھا اس کا عاجزی سے گڑگڑانا اور مانگنا اور طلب کرنا تھا۔ کہ مادیات سے پرے جو چیز تھی۔ یعنی ایک صاحب کلام وجود وہ بولا کہ

"انی انا اللہ رب العالمین"

نبی نے اپنا سر جھکایا۔ اور عرض کی کہ حضور لوگوں کو میں آپ کی ذات کا کیا ثبوت دوں جواب ملا۔ کہ لے یہ کلام اور یہ پیشگوئیاں ان سے میری ذات کا ثبوت مخلوقات کو دے۔ اور جو تیرا مقابلہ کرے گا۔ میں اس سے حساب لوں گا۔ ہر میدان میں تیری تائید و نصرت کرونگا۔ تجھے ایک جماعت بخشوں گا۔ اور تجھے تیرے مخالفوں پر غالب کرونگا۔ یہ سنکر نبی کی سب اگلی انانیت اور نفسانیت جاتی رہی۔ اسے اپنے سینہ میں ایک نور، دماغ میں ایک روشنی اور دل میں ایک تسکین اترتی ہوئی معلوم ہوئی۔ ساتوں طبق روشن ہو گئے۔ اور اس نے محسوس کر لیا کہ یہ ہے میرا اور عالمین کا خدا۔ وہ کہ جس کی تلاش میں ہم سب لوگ نکلے تھے۔ اور یہ ہے وہ صاحب علم و قدرت ہستی جس نے اس عالم کو پیدا کیا تھا۔ اور یہ ہے وہ متکلم وجود جو اپنی ہستی کو اپنے کلام اور نشانات سے خود ثابت کرتا ہے۔ اور یہ ہے وہ

اللہ

جو ہمارا محبوب مطلوب اور معبود ہونے کا مستحق ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ وہی ہے اکیلا اور وہی ہے قابل عبادت اور وہی ہے قابل تعظیم۔ اور وہی ہے قابل دعا۔ سائنس دان نے سب مخلوق کو توڑ کر ذرہ ذرہ کر دیا۔ بلکہ مسخر کر لیا۔ مگر اس ہستی کے کلام کو نہ پا سکا۔ اور ناکام ہو کر رہ گیا۔ اگر عاجزی اور دعا کرتا تکبر چھوڑ دیتا۔ اور اسکے آگے مسکینی کے ساتھ گر پڑتا۔ تو اس کو بھی کلام اور حق و حقیقت کا پتہ مل جاتا۔ اس کے بعد نبی یہ کہتا ہوا اپنے اللہ کے حضور سجدہ میں گر پڑا کہ

"انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین"

اس پر خدا نے بھی اس پر کرم فرمایا۔ اور اسے چن لیا اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے اس کے مونہہ میں اپنا کلام ڈالا۔ اور اسے عالم کی ہدایت کے لئے مامور کیا۔ تاکہ وہ مادہ کے خواص نہیں بلکہ روح (کلام) اور روح الارواح (اللہ تعالےٰ) کی صفات کو دنیا کے آگے پیش کرے۔ اور ادنےٰ مادی دنیا سے ان کو اعلیٰ علیین میں جو روحانیات کا مرکز ہے کھینچ کر لے جائے۔ پس اے وہ انسان جو متلاشی حق ہے تو بھی نبی کے پیچھے چل اور اپنی تحقیقاتوں اور مرادوں میں کامیاب ہو۔ دوسروں کے پیچھے نہ چل ورنہ نامراد اور ناکام [illegible]

فریضۂ زکوٰۃ کی اہمیّت

ارکان اسلام میں سے تیسرا رکن زکوٰۃ ہے۔ اور یہ بھی نماز اور دیگر ارکان اسلام کی طرح ہر صاحب نصاب پر فرض ہے۔ اور اگر ایک شخص باوجود اتنا مال رکھنے کے جو قابل زکوٰۃ ہے۔ اسے ادا نہیں کرتا۔ اور سستی اور تساہل سے کام لیتا ہے۔ تو وہ گنہگار اور قابل مؤاخذہ ہے۔ اس کی فرضیت اور اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ قرآن کریم میں جہاں پر اللہ تعالےٰ نے نماز کا ذکر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی زکوٰۃ کے بیان کو بھی رکھا ہے۔ اور اس کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ اور اگر ایک شخص باوجود صاحب نصاب ہونے کے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ تو اس کو اسکے دعوئے اسلام میں جھوٹا قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین (پ ۱۰ سورہ توبہ ع ۲) یعنی اگر کفار توبہ کر لیں۔ اور نماز قائم کریں۔ اور زکوٰۃ ادا کریں۔ تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔ اس آیت میں اسلام و کفر کی علامت نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا ادا کرنا بتائی ہے۔ (ناظر بیت المال)

طلباء میٹرک کے لئے بیس روزہ نصاب

ہمارے نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد میٹرک کے امتحان میں شامل ہوئی ہے۔ اور اب وہ فارغ ہے ان کے لئے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام قادیان میں ۲۰ شہادت (اپریل) تا ۱۰ ہجرت (مئی) ایک بیس روزہ کلاس کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ طلباء کے وقت کو انشاء اللہ بہترین طریق پر استعمال کیا جائیگا۔ اور کوشش کی جائیگی۔ کہ ان ۲۰ ایام میں بغیر کسی ناخوشگوار بوجھ کے وہ زیادہ سے زیادہ دینی معلومات حاصل کر سکیں۔ تمام طلباء جو آنا چاہتے ہوں ہمیں مطلع فرمائیں۔ تا ان کے لئے رہائش وغیرہ کا انتظام کیا جا سکے۔ قادیان میں مقیم طلباء بھی ہمیں اپنے شمولیت کے ارادہ سے مطلع فرمائیں۔ بہتر ہوگا کہ قائدین و زعمائے کرام ایسے تمام طلباء کو تیار کر کے ایک مجموعی اطلاع بھجوا دیں۔ اور پھر انہیں وقت پر قادیان بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار [illegible] مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اسلامی مسئلہ تعدد ازدواج کو اشتراکیت کا رنگ دینے کی کوشش

(۲)

دوسری آیت کے متعلق ہند نے لکھا ہے۔ کہ

(۱) لن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم (تم عورتوں کے معاملہ میں انصاف کر ہی نہیں سکتے۔ اگرچہ کوشش کرو۔)

(۲) بیوی میں انصاف وعدل باقی رکھنے کی شرط لگادی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ تم لاکھ چاہو۔ یہ عدل وانصاف اپنی بیویوں میں برقرار نہ رکھ سکو گے۔

(۳) لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ آدمی کو ایک بیوی سے زیادہ رکھنا ہی نہیں چاہئے (ہند ۱۵ مارچ)

دراصل قرآن مجید پڑھنے سے سمجھ میں نہیں آتا۔ بلکہ تدبّر کرنے سے حقیقت کھلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی تدبّروا القرآن کی ہدایت فرمائی ہے۔ آیاتِ قرآنیہ پر تدبّر نہ کرنے کی وجہ سے ہی یہ اشکال پیش آیا۔ آیات کا سیاق وسباق ہی تھوڑی سی توجہ کرنے سے اشکال دور کر دیتا ہے۔ دوسری آیت کے الفاظ یہ ہیں۔ ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلّقة وان تصلحوا وتتقوا فان اللہ کان غفورا رحیما۔ اس آیت کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔ اور تم عورتوں میں عدل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اگرچہ تم چاہو۔ پس بالکل ہی ایک کی طرف نہ جھک جاؤ اور دوسری کو گویا لٹکی ہوئی کی طرح چھوڑ دو اور اگر تم اصلاح حالات کی کوشش میں لگے رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں چھپا لینے والا اور سچی کوششوں کے صحیح نتائج پیدا کرنے والا ہے۔

اس آیت میں معلّقہ کا لفظ "ہند" کے پیش کردہ اشکال کو دور کرکے اصل حقیقت واضح کر رہا ہے۔ معلّقہ۔ علق سے ہے اور اس کے معنے ہیں۔ کسی چیز کے ساتھ لٹک جانا۔ لسان العرب میں معلّقہ کے معنے یہ لکھے ہیں۔ کہ اَلَّتِی فُقِدَ زوجہا یعنی وہ عورت جس کا خاوند گم ہوگیا ہو۔ لا ایّم ولا ذات بعل۔ نہ وہ بلا خاوند ہو۔ اور نہ خاوند والی۔ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک سے زیادہ شادیاں کرنے والے کو ہدایت فرمائی ہے کہ بعض پرحکمت مصالح کی بنا پر جو تم نے ایک سے زیادہ بیویاں کی ہیں۔ اُن میں ظاہری امور از قبیل مال ودولت۔ وقت اور توجہ غرضیکہ سب چیزوں میں بلا کم وکاست ایک سا معاملہ کرو۔ اور اگر ان امور میں تعدیل واعتدال ملحوظ نہ رکھ سکو تو ایک پر ہی اکتفا کرو۔ اور اگر ایک سے بھی عدل کی استطاعت نہ ہو تو استعفاف اختیار کرو۔ اب ارشاد فرماتا ہے۔ کہ ظاہری امور میں تو تم اعتدال اختیار کر لوگے۔ لیکن دلی محبت پر تمہیں اختیار نہیں۔ اور دل کی فطری کیفیت ہی ایسی ہے۔ کہ وہ بعض فطری مناسبتوں کی وجہ سے ایک طرف خصوصیت سے مائل ہو جاتا ہے۔ خواہ تم لاکھ کوشش کرو۔ دلی میلان یکساں رکھنا تمہارے اختیار میں ہی نہیں۔ اس لئے تمہیں تاکید کی جاتی ہے۔ اور ہوشیار کیا جاتا ہے۔ کہ دیکھنا کہیں۔ کلیۃً ایک ہی بیوی کی طرف پورے طور سے مائل نہ ہو جانا۔ اس طرح کہ گویا دوسری بیوی معلقہ کی طرح سمجھی جائے۔ یعنی ایسی عورت جو نہ خاوند والی ہو اور نہ بلا خاوند اس رنگ میں درمیان میں لٹکی ہوئی معلوم ہو۔ اور اگر تم اپنی طرف سے تقوی اللہ ملحوظ رکھتے ہوئے اس امر پر متوجہ رہوگے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مساعی کامیاب کرے گا۔ اور تمہیں اپنی رحمت کے سایہ میں لیتے ہوئے اس فطری کمزوری کے دور کرنے میں مدد دیگا۔ اور اس کے بدنتائج سے محفوظ رکھے گا۔

پس معلوم ہوا کہ پہلی آیت میں عدل حالات ظاہری سے متعلق ہے۔ اور دوسری میں میاں بیوی کے دلی میلان اور قلبی رغبت ومحبت کا ذکر ہے۔ ولن تستطیعوا ان تعدلوا میں جس عدل کی عدم استطاعت مراد ہے۔ وہ عدل تعلقات محبت ورغبت میں ہے۔ اور ہر شخص سمجھتا ہے کہ مخصوص دلی میلان اختیاری امر نہیں۔

ظاہری عدل جس کی تفصیل پہلی آیت میں بیان کی گئی ہے۔ یہاں مراد نہیں کیونکہ ظاہری عدل تو انسان کے اختیار میں ہے۔ یہاں دلی محبت ورغبت میں یکسانیت کا ذکر ہے۔ جو انسان کے اپنے اختیار میں نہیں اور لن تستطیعوا کے الفاظ میں اسی عدم اختیار اور عدم استطاعت کا ذکر ہے۔

معاصر "ہند" کا یہ خیال کہ تعدد ازدواج کا حکم دے کر ایک محال شرط سے مشروط کرتے ہوئے اس اجازت کو ممانعت سے بدل دیا گیا ہے۔ ہرگز صحیح نہیں۔ اس لئے کہ یہ امر حکیم وخبیر خدا کے شایانِ شان نہیں کہ خود ہی ایک امر کا حکم دے اور پھر ساتھ ہی اس امر کو ایک ناممکن الوقوع محال شرط سے مشروط کر دے۔

دلی محبت میں یکسانیت اختیار نہ کر سکنے کا خود انسانِ کامل محبوب کبریا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اعتراف ہے۔ ڈاکٹر سید سلیمان صاحب ندوی لکھتے ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ الٰہی جو چیز میرے امکان میں ہے (یعنی مساوات بین الازواج) میں اس میں عدل سے باز نہیں آتا۔ لیکن جو میرے امکان سے باہر ہے۔ (یعنی عائشہؓ کی قدر ومحبت) اس کو معاف کرنا۔" (سیرت عائشہ صفحہ ۴۶-۴۷)

یہ حدیث اس طرح مروی ہے۔ عن عائشة اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کان یَقْسِمُ بَیْنَ نسائہٖ فیعدِلُ فیقولُ اللّٰھم ھٰذا قَسْمِیْ فیما اَمْلِكُ فلا تَلُمْنی فیما تملك ولا اَمْلِكُ رواہ الترمذیُّ وابو داوٗد۔ (مشکوٰۃ کتاب النکاح باب القسم فصلِ ثانی)

پس قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے تعدد ازدواج کے سلسلہ میں دو مختلف مقامات میں عدل کا جو نفی واثبات کے رنگ میں ذکر فرمایا ہے۔ علیحدہ علیحدہ دو حقیقتوں کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے۔

خاکسار مبارک احمد خان امین آبادی

غیر احمدی لڑکی سے رشتہ کی ممانعت کا فیصلہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"چونکہ رشتہ وناطہ کے متعلق سب سے زیادہ دقت مجھے پیش آتی ہے۔ کیونکہ لڑکیوں والے مجھے کہتے ہیں۔ رشتہ تلاش کرکے دو۔ اس لئے میں بڑی خوشی سے اس تجویز کی تصدیق کرتا ہوں۔ جس کے متعلق اس وقت اس کثرت سے ووٹ دیئے گئے ہیں۔ بعض جگہ رشتہ کی وجہ سے بہت دقت اور ابتلا پیش آجاتا ہے۔ ہمارا یہاں ریزولیشن پاس کر دینا جذبات انسانی پر اثر نہیں ڈال سکتا۔ قدرت نے مرد وعورت میں یہ بات پیدا کی ہے کہ ایک وقت پر پہنچکر شادی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس وقت اگر جائز طور پر اس ضرورت کو پورا نہ کیا جائے۔ تو ناجائز خطرہ میں پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جس کے ہاں جوان لڑکی بیٹھی ہو۔ وہ ہر وقت ڈرتا رہتا ہے۔ کہ عزت خطرہ میں نہ پڑے۔ بیشک احمدی لڑکوں کو غیر احمدی لڑکیاں مل سکتی ہیں۔ اور سینکڑوں ہزاروں مل سکتی ہیں۔ جو ممکن ہے۔ احمدی بھی ہو جائیں۔ مگر ایک احمدی لڑکی کا مرتد ہو جانا دس ہزار غیر احمدی لڑکیوں کے احمدی ہونے سے بھی بُرا ہے۔ حاصل شدہ چیز کا چھوڑنا بے غیرتی ہے۔ پس موجودہ حالت میں ضروری ہے۔ کہ ہم غیر احمدی لڑکیاں نہ لیں۔ سید غلام حسین صاحب نے گو ایک سخت لفظ بولا ہے۔ جس پر ممکن ہے۔ عورتوں میں شور پڑے۔ لیکن میں اس کو استعمال کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ جبتک موجودہ دستور ختم نہ ہو جائے اس وقت تک اس قانون کو جاری رکھنا چاہیئے ہمارے لئے غیر احمدیوں سے تعلقات پیدا کرنا ضروری ہے۔ اگر ہمارے اُن سے تعلقات نہ ہوں۔ تو وہ سمجھتے ہیں۔ نہ معلوم ہم کیا ہوگئے ہیں۔ ہم نے نیا کلمہ اور نیا قرآن بنا لیا ہے۔ مگر اس وقت ہمیں جو مشکل پیش ہے۔ اسے دیکھنا ہے۔ ہم کسی کی ہتک نہیں کرتے۔ نہ کسی کی ذلت کرتے ہیں۔ ہم اپنی مشکلات کو دیکھ کر یہ تجویز پاس کر رہے ہیں۔ ......

اب ایک سوال باقی رہ جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جہاں منگنی ہو چکی ہو۔ وہاں کیا کرنا چاہیئے اس کے متعلق دیکھنا چاہیئے۔ کہ ایک تو وہ منگنی ہوتی ہے۔ جو عورتیں آپس میں بیٹھکر یونہی کر لیتی ہیں۔ مگر بعض جگہ بات اس طرح پختہ ہوچکی ہوتی ہے۔ کہ اگر اسے توڑا جائے۔ تو خاندان پر تباہی آجاتی ہے۔ جہاں ایسی صورت پیش آنے کا خطرہ ہو۔ وہاں کے معاملہ کو مرکز میں پیش کرنا چاہیئے۔ اور مرکز کو غور کرکے ایسی جگہ کیلئے اجازت دیدینی چاہیئے۔ اگر معمولی بات ہو تو پھر اجازت نہیں دینی چاہیئے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء صفحہ ۱۶۴/۱۶۵)

نوٹ:۔ ایسی اجازت نظارت تعلیم وتربیت سے ملتی ہے۔ (ناظر تعلیم وتربیت)

صحابہ کرام رضؓ کے فضائل

۲

فضائل صحابہؓ کے متعلق مزید آیات درج کیجاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہٗ بجنود لم تروھا وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلیٰ وکلمۃ اللہ ھی العلیا واللہ عزیز حکیم۔ یعنی اے لوگو اگر تم اس رسول کی اعانت نہیں کرو گے (تو نہ کرو ہمیں تمہاری اعانت کی کوئی پروا نہیں) اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد کی جبکہ (کفار مکہ) نے اسے نکال دیا۔ اور جب کہ وہ دو میں سے دوسرا تھا۔ اور جب کہ وہ دونوں غار میں تھے۔ اور جب کہ وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنی سکینت اس پر نازل فرمائی اور اس کی تائید ایسے لشکروں کے ساتھ کی جن کو تم نہیں دیکھتے تھے اور خدا نے کافروں کا بول نیچا کر دیا۔ اور خدا کا بول ہی ہمیشہ بالا رہتا ہے (اس لئے) کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

یہ آیت صراحۃً حضرت ابوبکر رضؓ کے صاحب رسول۔ صاحب فضیلت اور یار غار ہونے پر دال ہے۔ شیعہ مفسرین بھی حضرت ابوبکر رضؓ کی اس مخصوص فضیلت سے انکار نہیں کر سکے۔ اور ان کو تسلیم کرنا پڑا کہ اذ یقول لصاحبہ سے مراد حضرت ابوبکر رضؓ ہی ہیں۔ چنانچہ اس کے متعلق ذیل کے حوالجات ملاحظہ ہوں۔

(۱) تفسیر مجمع البیان طبرسی میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:۔ ثانی اثنین۔ یعنی انہ کان ھو و ابوبکر فی الغار لیس معھما ثالث ای وھو احد اثنین وھنا ہ فقد نصرہ اللہ فنصر و اٰمن کل شی الامن ابی بکر ...... اذ یقول لصاحبہ۔ ای یقول الرسول لابی بکر لا تحزن۔ ای لا تخف۔ ان اللہ معنا یرید انہ مطلع علینا عالم بحالنا فھو یحفظنا وینصرنا یعنی آپؐ اور ابوبکرؓ غار میں تھے۔ کوئی تیرا آپؐ کے ساتھ نہیں تھا۔ یعنی آپ دو میں سے ایک تھے۔ اور اس آیت کے معنی یوں ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے سوائے حضرت ابوبکرؓ کے بغیر کسی اور شے کے آپ کی نصرت فرمائی جبکہ آپ اپنے ساتھی ابوبکرؓ سے فرما رہے تھے۔ غم نہ کر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ یعنی ہماری حالت سے آگاہ ہے اور وہی ہماری حفاظت اور مدد کرے گا۔

پس جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (۱) غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے (۲) خدا تعالیٰ نے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی اور مددگار قرار دیا۔ (۳) اور بوقت لحوق خوف بوصول کفار الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے انہیں تسلی دی۔ (۴) اپنے ساتھ خدا تعالیٰ کی معیت میں آپ نے ابوبکر رضؓ کو بھی شامل فرمایا۔ جو معیت الٰہی کہ محض متقی اور محسن لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون (۵) مزید برآں آپ مورد سکینت الٰہی ٹھہرے (۶) اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کے سمیت کفار کی دسترس سے بچ نکلنا ایک عظیم الشان معجزہ قرار دے کر اسکو کلمۃ اللہ ھی العلیا قرار دیا۔ ایسے حالات میں بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان و ایقان و عرفان اور آپ کی خلافت حقہ اور خدمات دینیہ اور رشتہ اخوتؐ و محبت بنات نبوی (فداہ روحی) میں شک و تذبذب کا اظہار کرنا منطوق و مفہوم آیت قرآنی کے صریح خلاف ہے۔ جسپر کسی مومن کو ہرگز جرأت نہیں ہو سکتی۔ بالفرض اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت کفار سے ماخوذ ہو کر شہید کر دیئے جاتے تو آپ کا خلیفہ و جانشین جو آپؐ کے تمام اوامر کا حامل ہوتا کون تھا؟ ہر عاقل شخص کا قرعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نام ہی پڑتا۔ کیونکہ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت ہی خطرناک اور دشوار گزار ساعات میں رہنا قریب ترین رفیق و ہمسفر بنایا وہی آپؐ کے بعد بوجہ آپؐ کا معتمد اور راز دار ہونے کے آپؐ کا خلیفہ بننے کا اہل تھا۔

(۲) تفسیر قمی میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔ الا تنصروہ ..... ان اللہ معنا فانہ حدثنی ابی عن بعض رجالہ رفعہ الی ابی عبداللہ قال لما کان رسول اللہ صلعم فی الغار لابی بکر کانی انظر الی سفینۃ جعفر فی اصحابہ تعوم فی البحر وانظر الی الانصار محتبسین فی افنیتھم فقال ابوبکر۔ تراھم یا رسول اللہ قال نعم قال فارنیھم فمسح علیٰ عینیہ فقال لہ رسول اللہ صلعم انت الصدیق

یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غار میں حضرت ابوبکر رضؓ کو فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ جعفر معہ احباب سمندر میں جہاز پر سوار ہیں اور میں انصار کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے صحنوں میں محض رضاء للہ انتظار کر رہے ہیں۔ ابوبکر رضؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ باتیں آپؐ کو نظر آ رہی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا رسول اللہ مجھے بھی دکھایئے۔ آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تب انہوں نے سب کچھ دیکھ بھالا۔ آنحضرت صلے اللہ نے انہیں فرمایا کہ تم صدیق ہو

اس روایت سے حضرت ابوبکر رضؓ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غار میں ساتھ ہونے کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لطف و کرم سے تمام اشیاء کا دیکھنا بھی ثابت ہے۔ جو ان دونوں پاک وجودوں کے گہرے جذبات محبت پر دال ہے۔ نیز اس وقت آپؐ نے حضرت ابوبکر رضؓ کی ایمانی قوت و گوناں گوں جوش اخلاص کو مشاہدہ فرما کر انہیں الصدیق کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ ہمارے شیعہ بھائیوں کو اپنے امام کی تفسیر کے اس قول پر غور و فکر کرنا چاہیئے کہ جن کی مذمت آپ جزو ایمان سمجھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو صدیقیت کا خطاب عطا فرما چکے ہیں۔ بعض منچلے شیعہ اس جگہ یہ گوہر فشانی کرتے ہیں۔ کہ آپؐ نے حضرت ابوبکر رضؓ کو اس لئے ساتھ لیا تھا کہ یہ کہیں راز ہجرت فاش نہ کر دیں یہ تاویل جس قدر ضعیف اور بودی ہے واضح اور عیاں ہے۔ اگر حضرت ابوبکر رضؓ ایسے ہی تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو راز ہجرت سے آگاہ ہی کیوں کیا تھا؟ پھر اگر واقعی حضرت ابوبکر رضؓ منافق تھے تو آپ کی روانگی سے قبل یا راستہ میں ہی لوگوں کو آپ کے وجود سے آگاہ کیوں نہ کر دیا۔ پھر جب کفار غار پر جا پہنچے تھے۔ اس وقت ہی انہیں مطلع کر دیا ہوتا۔ یہ عجیب نفاق ہے جو ہر موقعہ پر ایثار اور قربانی دکھاتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی جگہ خون بہاتا ہے۔ ؏

گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

خورشید احمد شاد مولوی فاضل واقف زندگی

اضافہ وصیت و توسیع نظام نو

امسال مجلس مشاورت ۱۹۴۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود بنصرہ العزیز نے بجٹ کے موقعہ پر فرمایا تھا۔ کہ ہم کو خرچ کے ساتھ آمد کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے کہ ہماری آمدنی آئندہ سالوں میں کس طرح بڑھ سکتی ہے۔ جس پر دو تجاویز سب کمیٹی بیت المال کی طرف سے پیش ہوئی تھیں:۔

اوّل:۔ تمام احمدی احباب کو وصیت کرنی چاہیئے۔

دوم:۔ تمام وصی حضرات کو اپنے حصہ وصیت میں اضافہ کرنا چاہیئے۔

اسی طرح حضور پر نور نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کے موقع پر بھی جماعت احمدیہ کو اس طرف دور دیا تھا کہ جماعت جلد تر وصیت کے نظام نو کو وسیع کریں۔ سو میں دوستوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد و مجلس مشاورت کی تجاویز کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ دوست جلد از جلد وصیتیں کریں تا نظام نو کی بنیادیں مضبوط ہوں۔

حسب ذیل دوستوں نے اپنی وصیت میں اضافہ فرمایا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزا فی الدارین خیرا۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوسرے موصی حضرات بھی اس قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اور جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی ہو وہ جلد تر وصیت کر کے اور خدا کے موعود خلیفہ ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہہ کر سعادت دارین حاصل کریں گے اضافہ کرنے والے احباب یہ ہیں (۱) حوالدار فضل الٰہی صاحب بشیر فیروزپور چھاؤنی نے پہلے ۱/۱۰ کے بجائے ۱/۸ اور اب ۱/۳ کی ہے (۲) صلاح الدین صاحب چودھری بنگالی نے ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۹ کی ہے

سکرٹری بہشتی مقبرہ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ع ۷۹۴۸ منکہ سردار بیگم زوجہ چودھری ظفر علی چندھڑ قوم جٹ عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن موضع گکھڑ P.O. گکھڑ ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ نومبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زیورات طلائی قیمتی ۵۰۰/- روپے اور مہر ۱۰۰۰/- روپے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ سردار بیگم موجودہ پتہ:۔
C/o Zafar Ali Ahmad B.A
11, Shamsul Huda Road
Park Circus Calcutta

گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔
گواہ شد ظفر علی چندھڑ بقلم خود ۱۶-۹-۴۴

ع ۸۰۰۵ منکہ سید محمد یوسف علی ولد سید وزیر حسین صاحب مرحوم قوم سادات پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۴۴ء ساکن کرایا روڈ ۱۰۵/۵ کلکتہ ڈاکخانہ سرکس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ کیونکہ والدہ ماجدہ زندہ ہیں۔ اور موروثی مکان ان کے قبضہ میں ہے۔ جس کے ہم تین بھائی اور ایک بہن حصہ دار ہونگے۔ اس وقت میری ماہوار آمد یکصد روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد سید یوسف علی 105/5
Karaya Road P.O. Park Circus
Calcutta

گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال
گواہ شد سید ظفر احمد سکرٹری وصایا۔

ع ۸۰۰۳ منکہ محمد اقبال احمدی ولد محمد رفیق صاحب احمدی قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع سیونڈا ڈاکخانہ بیگم سرائے ضلع الہ آباد صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ میرے والد بزرگوار بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ اس لئے میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۱۵۵/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی اور جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد اقبال بقلم خود موصی
10 Dawz Zen Lane
Top Floor P.O. Bow Bazar
Calcutta

گواہ شد محمد رفیق کلکتہ۔
گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

ع ۸۰۰۶ منکہ محمد اصغر حسین ولد منشی نصیر الدین صاحب مرحوم قوم احمدی عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن پورینی ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا کوئی جائیداد اس وقت نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد یکصد روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد اصغر حسین موصی بقلم خود
75 Phears Lane Calcutta P.O.
Bow Bazar

گواہ شد عبد الباسط کلکتہ۔ گواہ شد محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال۔

ع ۸۰۰۴ منکہ محمد رفیق احمدی ولد عبد الجلیل صاحب مرحوم قوم شیخ عمر ۶۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ستمبر ساکن موضع سیونڈا P.O. بیگم سرائے ضلع الہ آباد صوبہ یو پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ نومبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ قریباً تیس بیگھہ زرعی زمین مختلف علاقہ جات و مختلف اقسام موضع سیونڈا ضلع الہ آباد میں ہے۔ جو میرے حصہ کی بشراکت اہلیہ محمد شفیق صاحب مرحوم کے ہے۔ قیمتی اندازاً ۲۵۰۰/- روپیہ۔ (منجملہ ۶۰ بیگھہ) مکان پختہ خام و پختہ واقع موضع سیونڈا قیمتی اندازاً ۱۵۰۰/- روپیہ اور چند درختان مہوہ و آم وغیرہ قیمتی اندازاً ۳۰/- روپیہ ہے۔ اور ایک قطعہ زمین بغرض تعمیر مکان واقعہ محلہ کربلہ باغ روڈ نئی بستی پلاٹ ع 3C شہر الہ آباد میں ہے۔ جسکی قیمت ۲۵۰۰/- روپیہ ہے نیز میرے پاس انڈین آیرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ کلکتہ کے ۵۰ عدد شیر (Shares) فی حصہ دس روپیہ بھی ہیں۔ جن کی اصلی قیمت تو ۵۰۰/- روپے تھی۔ لیکن میں نے ۱۳۰۰/- روپے میں خریدے ہیں۔ اور ان کی قیمت کم و بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اسی طرح میرے پاس انڈین سالٹ مینوفیکچرز لمیٹڈ کلکتہ کا ایک شیر قیمتی مبلغ ۲۵/- روپیہ کا بھی ہے۔ لیکن آج کل اسکی قیمت گری ہوئی ہے۔ نیز میرے پاس مبلغ ۶۰۰۰/- روپیہ نقد بھی موجود ہے۔ علاوہ ازیں ایک عزیز کی وقف شدہ جائیداد کے منافع سے بھی قریباً ۶۰/- روپیہ سالانہ آمد ہو جاتی ہے۔ لیکن ایک وصیت کے مطابق میری والدہ محترمہ کے اخراجات میں یہ رقم صرف ہو رہی ہے۔ اور ان کی زندگی تک انہی کے صرف میں رہے گی۔ بعدہٗ مجھے ملنے پر اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ لہٰذا مذکورہ بالا کل جائیداد کی مجموعی قیمت اندازاً مبلغ ۱۳۹۱۵/- روپے ہوتی ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار مجھے پنشن ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ آجکل پنشن حاصل کرنے کے بعد میری رہائش کبھی الہ آباد اور کبھی کلکتہ ہوتی ہے۔ کلکتہ میں کچھ کام بھی کر لیتا ہوں۔ اگر اس سے بھی کوئی آمد ہو۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ العبد رفیق احمد
No:- 10 Damzen Lane
P.O. Bhow Bazar
Calcutta

گواہ شد محمد اقبال پسر موصی مذکور۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال حلقہ یو پی۔

ع ۸۰۲۷ منکہ احمد بخش ولد شیر محمد صاحب قوم اجھرا پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت غالباً ۱۹۴۲ء ساکن لوراں والی ڈاکخانہ بھابھڑہ ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ بندہ کی اس وقت ماہوار آمد ۲۸/۸/- روپے ہے۔ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ حصہ آمد ماہ بماہ یا یکمشت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اپنی آمد کی کمی و بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میرے متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکورہ ہوگی۔ العبد سپاہی احمد بخش ع ۲۷۴۰۶ ہیڈ کوارٹر کمپنی سگنل پلاٹون 8/15 پنجاب رجمنٹ 10. A.B.P.O.
India Command

گواہ شد لانس نائک سلطان احمد 8/15 پنجاب رجمنٹ۔
گواہ شد عبد اللطیف خاں حوالدار کلرک 8/15 پنجاب رجمنٹ۔

ع ۸۲۴۲ منکہ محمد بشیر سہگل ولد میاں حاجی مولا بخش صاحب سہگل قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن چنیوٹ P.O. خاص ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت چنیوٹ میں میرے دو جدی مکانات ہیں۔ جن میں خاکسار کے علاوہ میرے پانچ بھائی اور دو والدہ حصہ دار ہیں۔ نیز قادیان دارالامان محلہ دارالانوار میں حال ہی میں چار کنال سکنی اراضی بھی خرید کی ہے۔ مگر وہ بھی اس روپے سے خرید کی گئی ہے۔ جو بذریعہ تجارت جس میں میرے ساتھ میرے اور تین بھائی بھی شریک کار ہیں۔ ہمیں حاصل ہوا ہے۔ تاہم میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ میرا گذارہ تجارتی کاروبار پر ہے۔ لیکن اسکی آمد معین نہیں ہے۔ کبھی کم اور کبھی زیادہ آمد ہوتی ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری ہر قسم کی جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد بشیر سہگل احمدی 31/1 102 Lower
Chitpur Road Calcutta

گواہ شد محمد عمر سہگل بقلم خود۔ گواہ شد محمد سلیم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حال نزیل کلکتہ۔

ع ۸۲۴۵ منکہ مظفر احمد سلیم ولد میاں محمد حسین صاحب مرحوم قوم خواجہ پیشہ تجارت عمر ۲۰ سال

پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ۰۰۵ چنیوٹ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ہماری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک پختہ مکان واقعہ محلہ کلکتی شہر چنیوٹ قیمتی اندازاً ۲۰۰۰/- روپے اور ۸ مرلہ زمین سفید جس میں چار دیواری معہ ایک کمرہ۔ یہ بھی چنیوٹ میں ہے۔ قیمتی اندازاً ۱۴۵۰/- روپے ہوگی۔ اسیطرح قادیان میں ۴ کنال سفید زمین محلہ حیات دارالرحمت اور دارالاحسان قادیان میں موجود ہے قیمتی اندازاً ۱۶۰۰/- روپے ہوگی۔ مذکورہ بالا جائیداد میں ہم تین بھائی حافظ عزیز احمد صاحب۔ رشید احمد صاحب اور خاکسار منظر احمد سلیم اور ہماری والدہ ماجدہ شراکت دار ہیں چونکہ جائیداد ہنوز تقسیم نہیں ہوئی۔ اس لئے میں اپنے حصہ کی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ کلکتہ میں ہماری پٹرول اور موٹروں کے رنگ کی بھی ایک دکان ہے۔ جس میں ہم مذکورہ بالا تین بھائیوں کا نصف حصہ ہے۔ اور جو اب تک ہماری والدہ ماجدہ کے قبضہ میں ہے (جس فرم کا نام India Motor Store ہے) بقیہ نصف کے مالک ہمارے ماموں دوست محمد نذر محمد صاحبان ہیں اور جس کی آمد پر باقاعدہ چندہ عام ادا کیا جا رہا ہے۔ مجھے اس وقت جیب خرچ کے لئے ماہوار ۱۵/- روپے مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد منظر احمد سلیم بقلم خود C/O
India Motore stores
14 Ashotosh Mukerjee
Road Bhawani pur
Calcutta.

گواہ شد:- محمد اسلم احمدی ماموں زاد بھائی موصی مذکور
گواہ شد:- محمد شجاعت علی اسٹیکر بیت المال۔ گواہ شد رشید احمد محمود موصی بقلم خود برادر حقیقی موصی مذکور۔

نمبر ۸۰۲۸ منکہ امۃ اللہ بیگم زوجہ ملک بشیر احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حال بیلگام ڈاک خانہ بیلگام صوبہ بمبئی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں سوائے پارچات و ایک عدد کانٹے طلائی جنکی مجموعی قیمت ۳۰۰/- روپیہ بنتی ہے۔ مبلغ ۵۰۰/- روپے حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد میری جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد امۃ اللہ بیگم بقلم خود۔

گواہ شد:- ملک بشیر احمد احمدی
PILOT OFFICE

نمبر ۸۰۷۵ منکہ نذیر احمد ولد اللہ رکھا صاحب قوم ترکھان پیشہ سیپ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۵۹ گ ب ڈاک خانہ گنگا پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت صرف دو صد روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ سالانہ آمد پر ہے میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی +

العبد نذیر احمد موصی۔
گواہ شد:- محمود احمد چک ۵۵۹ گ ب
گواہ شد:- شریف احمد پریذیڈنٹ چک ۵۵۹ گ ب +

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۱ اپریل۔ نویں امریکن فوج کے دستے ہینوور میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور یہاں سے دشمن کو مار بھگایا ہے۔ بعض دستے ہینوور کے شمال میں ہیمبرگ جانیوالی سڑک پر بڑھ رہے ہیں۔ جو یہاں سے ساٹھ میل پر ہے۔ جنوب کی طرف بعض دستوں نے برزوک جانیوالی سڑک کو کاٹ دیا ہے۔ کینیڈین دستے دریائے انز کے ساتھ ساتھ ایمڈن کی بندرگاہ پر بڑھ رہے ہیں۔ اور اس سے صرف بیس میل دور ہیں۔ مشرق کی طرف برطانی دستوں نے دریائے ویزر کو پار کر لیا ہے۔ پہلی امریکن فوج کے دستے اب برلین سے صرف ۱۲۰ میل دور ہیں۔ یہاں سے جنوب کی طرف اور گاتھا کے مشرق میں جنرل پیٹن کے دستے بھی پیشقدمی کر رہے ہیں۔

اتحادی طیاروں نے کل رات برلین کے علاقہ پر حملہ کیا۔ اور خود بخود چلنے والے طیاروں کے اڈوں پر سخت بمباری کی۔ ۳۲۲ طیارے برباد کر دیئے۔ لیپزگ میں ریلوے یارڈوں پر بھی بڑے زور کا حملہ کیا گیا۔ روسی فوجوں نے ویانا کے ۳/۴ حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ہراول دستوں نے شمال کی طرف بڑھتے ہوئے دریائے ڈینیوب کو پار کر لیا ہے۔

روم ۱۱ اپریل۔ اٹلی میں آٹھویں فوج نے دریائے سینو کو ایک چوڑے مورچہ پر پار کر لیا۔ اور پانچویں فوج نے ایک مضبوط جرمن چوکی کو گھیر لیا ہے۔

واشنگٹن ۔ ۱۱ اپریل۔ امریکن دستوں نے اوکے ناوا سے دس میل مشرق کی طرف ایک جزیرہ دشمن سے چھین لیا۔ اوکے ناوا کے جنوبی حصہ میں جاپانیوں نے کئی جوابی حملے کئے۔ جو سب روک لئے گئے۔ ناہا کے پاس دونوں طرف کی توپیں سخت گولہ باری کر رہی ہیں۔ اوکے ناوا میں ایک اور جگہ بھی کچھ اتحادی دستے اتر گئے ہیں۔ اس کے علاوہ سولو گروپ کے ایک جزیرہ جولو میں بھی امریکن فوج گئی۔ اور صدر مقام نیز ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا۔ لوزان کے مغربی علاقہ میں دشمن نے باقاعدہ مزاحمت اب بند کر دی ہے۔

دہلی ۱۱ اپریل۔ کونسل آف سٹیٹ میں ایک ممبر نے دریافت کیا۔ کہ کیا جرمنی کی شکست کے بعد اس پر قبضہ کرنے میں ہندوستانی فوجیں بھی شریک ہونگی۔ کمانڈر انچیف نے کہا۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ کامن ویلتھ کی فوجوں کو جرمنی کے خاص خاص علاقوں پر قبضہ کرنے کے لئے نہیں کہا جائیگا۔ نئے فنانس ممبر نے آج اپنے عہدہ کا حلف لیا۔

لنڈن ۱۱ اپریل۔ کل ایسٹر کے بعد پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہوا۔ مسٹر چرچل نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سیشن اس پارلیمنٹ کا آخری سیشن ثابت ہوگا۔ کیونکہ وزارت میں شامل شدہ مختلف پارٹیوں میں شدید اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے۔ جس کے پیش نظر اشتراک کو مزید مرحلہ کے لئے جاری رکھنا واجب نہ ہوگا۔

اوٹاوا ۱۱ اپریل۔ کینیڈین پارلیمنٹ میں کینیڈا کی آئندہ جنگی پالیسی کو زیر بحث لایا گیا۔ کیوبک کے ممبروں نے برطانیہ کو امداد دیتے رہنے اور بحرالکاہل کی جنگ میں شرکت کی شدید مخالفت کی۔

لنڈن ۱۱ اپریل۔ کیپٹن کلاز کون ہے یہ ایک معمہ ہے۔ جو ایک نازی افسر کی انگلستان میں موجودگی سے پیدا ہو گیا ہے۔ سیاسی مبصروں کو حیرت ہے۔ کہ شاید یہ کوئی دوسرا ہیس ہے۔ اس شخص کو انگلستان میں آئے ہوئے چار ہفتے ہو گئے ہیں۔ اسے انگلستان اور فرانس کے بعض بڑے خاندانوں سے ملنے کی اجازت ہے۔ اس نے شادی بھی ایک فرانسیسی خاندان میں کی تھی۔

نیویارک ۱۱ اپریل۔ ماسکو میں مقیم سفیر ترکی واپس انقرہ آ رہے ہیں۔ خیال ہے۔ کہ ان کے ہاتھ روس کی گورنمنٹ نے مجوزہ تبدیلیاں بھیجی ہیں۔ جو وہ ۱۹۲۵ء کے معاہدہ میں کرانا چاہتی ہے۔ یہ امر شک و شبہ سے بالا ہے۔ کہ روسی مطالبات میں وسطی درہ دانیال پر کنٹرول اور کاکیشیا کی از سر نو حد بندی بھی شامل ہیں۔

محوریوں کے خلاف لڑائی کا اعلان کر کے ترکی نے واضح طور پر فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ وہ برطانیہ کا ساتھی بنے گا۔ اسے امید ہے۔ کہ برطانیہ روس کے خلاف اس کے مفاد کی حفاظت کرے۔ ترک اب برطانیہ کی حقیقی بلقانی پالیسی سے خوف زدہ ہیں۔

نیویارک ۱۱ اپریل۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپانی بحری بیڑا امریکن بحری بیڑے کی تلاش میں اوکے ناوا کے سمندر کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔ اوکے ناوا میں کل سے سخت جنگ ہو رہی ہے۔

پیرس ۱۱ اپریل۔ پیرس کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ کل صبح جنرل ڈیگال پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ گذشتہ چند دنوں میں پولیس کو لگاتار اطلاعات موصول ہو رہی تھیں۔ کہ فرانس کی ایک سرکردہ شخصیت پر قاتلانہ حملہ کی سازش ہو چکی ہے۔

کولمبو ۱۱ اپریل۔ حال ہی میں کولمبو کے نزدیک سمندر میں گشت کرنے والی اتحادی آبدوز نے ایک جاپانی ٹینک بردار جہاز کو جس کو جاپانیوں نے نہایت احتیاط سے ناریل کے درخت کی شکل دے رکھی تھی۔ تاڑ لیا۔ اور حملہ کر کے اسے غرق کر دیا۔ جاپانی جہاز کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اور اس کے ۱۵۰ ملاح سمندر میں کود پڑے۔ ازاں بعد آبدوز نے ۲۱ دیگر چھوٹے چھوٹے جہازوں کو غرق کیا۔

لنڈن ۱۱ اپریل۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل نے مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے۔ مارچ میں ڈبکنی کشتیوں کی سرگرمیاں بڑھتی رہیں۔ مگر فروری کی نسبت ان کے جہازوں پر حملے کامیاب نہ ہوئے اور ڈبکنی کشتیوں کا بھاری نقصان ہوا۔ طویل اور وسیع پیمانہ پر بمباری اور سرنگیں بچھانے کی پالیسی نے نئی قسم کی ڈبکنیوں کے رائج کرنے میں بلاشبہ تاخیر کر دی ہے۔ ڈنزگ پر قبضہ سے خرابی کی جڑ کو کاٹنے میں مدد مل گئی ہے۔

لنڈن ۱۱ اپریل۔ اس خبر کی تصدیق ہو چکی ہے۔ کہ ہنوور پر قبضہ ہو چکا ہے۔ کچھ اتحادی دستے شہر کو ایک طرف چھوڑ کر آگے جا چکے ہیں۔ روہر کے علاقہ میں گھرے ہوئے جرمنوں پر برابر گولہ باری کی جا رہی ہے۔ ڈیونسٹر کو بھی طوفانی حملہ کر کے آزاد کرا لیا گیا۔ جو ایک اہم جرمن چھاؤنی ہے۔

ویانا کے نصف حصہ سے جرمنوں کا بالکل صفایا کیا جا چکا ہے۔ کچھ روسی دستے موروویا کے صدر مقام سے اب ۵۵ میل دور ہیں۔

روم ۱۱ اپریل۔ ایڈریاٹک کے محاذ پر برطانی فوج کو کچھ اور کامیابی ہوئی ہے۔ اس نے لوگو اور دو مزید شہروں پر قبضہ کر لیا۔ اب آٹھویں فوج کے سپاہی دریائے سینو سے دو میل آگے بڑھ گئے ہیں۔ مغربی کنارے پر پانچویں فوج ماسا کے شہر میں داخل ہو چکی ہے۔ جو سپیزا کی بندرگاہ سے ۱۷ میل مشرق کی طرف ہے۔

کلکتہ ۱۱ اپریل۔ وسطی برما میں ۱۴ ویں فوج تھازی پر قبضہ کرنے کے بعد اور آگے بڑھ گئی ہے۔ اور اب وہ ہرنڈتھ پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ جو شان ریاستوں کو جانے والی سڑک پر ۸ میل مشرق کی طرف ہے۔ پینڈا ما کے جنوب میں جاپانی فوجوں اور رسد کے ذخائر پر ہوائی حملے کئے گئے۔ بائیٹکلا کے علاقہ میں بھی جاپانی فوجوں پر ہوائی حملے کئے گئے۔

واشنگٹن ۱۱ اپریل۔ جنوبی فلپائن اور بورنیو کے درمیان جزیرہ جولو پر جو فوج اتری ہے۔ وہ اور آگے بڑھ رہی ہے۔ امریکن بمباروں نے فارموسا میں ہوائی میدانوں اور فوجی ٹھکانوں پر زور کی بمباری کی۔ اور فوجیں لے جانے والا ایک جہاز ڈبو دیا۔ اوکے ناوا سے دس میل مشرق کی طرف جزیرہ سوکن پر بھی قبضہ کر لیا گیا ہے۔ اوکے ناوا کے شمال میں امریکن دستے کچھ اور آگے بڑھ گئے۔ جہاں جاپانی سب میرینوں کا اڈہ برباد کر دیا گیا۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بحرالکاہل کی جنگ شروع ہونے سے اب تک ۸ لاکھ ۶۵ ہزار جاپانی ہلاک ہو چکے ہیں۔

لاہور ۱۱ اپریل۔ حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ درسی اور لائبریریوں کے لئے کتابوں کی قیمت ۳۵۰ اور ۲۵۰ صفحات فی روپیہ کے حساب سے مقرر کی جائیگی۔ لائن بلاک کی تصویروں کے لئے چار کی بجائے دو صفحے دیئے جائینگے۔ رنگدار تصویریں آرٹ پیپر پر ہی چھپتی رہینگی۔

لنڈن ۱۱ اپریل۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ کرنل ہنرک لورگ مین جو ایک مدت تک ہٹلر کا ایڈجوٹنٹ رہ چکا ہے۔ مغربی محاذ پر ہلاک ہو گیا۔

کلکتہ ۱۱ اپریل۔ مسٹر ایڈینگ فائرلنگر جو اس سے قبل ماسکو میں چیکوسلواکیہ کے سفیر تھے۔ نئی چیکوسلواکی حکومت کے وزیر اعظم مقرر ہوئے ہیں۔ پریذیڈنٹ بینش نے لنڈن کی عارضی چیکوسلواکی حکومت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ تاکہ نئی کابینہ آزاد شدہ ملک کے منتخب نمائندوں کے ذریعہ حکومت کرے۔ نئی کابینہ لنڈن والی پرانی حکومت کے نمائندوں ماسکو کی چیکوسلواکی کمیٹی کے ارکان اور آزاد شدہ علاقوں کے نمائندوں [illegible]